ترتیب

ہمارے تہذیبی مقاصد		۳
رومی اور مسئلہ جبر و قدر	ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۶
اسلامی تہذیب کی ماہیت	ڈاکٹر محمد عبداللہ	۲۷
نصیر الدین طوسی	پروفیسر عابد علی عابد	۴۳
ہندو فقہ اکبر	محمد جعفر شاہ پھلواروی	۵۴
ایک حدیث	تشریح	۷۰
سوال و جواب	م - ج	۷۳
تنقید و تبصرہ	رئیس احمد جعفری	۷۸
مطبوعات		۸۱

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے انشا پریس لاہور سے چھپوا کر کلب روڈ لاہور سے شائع کیا

ہمارے تہذیبی مقاصد

مسلمانانِ ہند میں زندگی کی نئی رو سر سید احمد خاں اور ان کے مٹھی بھر ساتھیوں کی پکار سے اٹھی اور جس قدر پھیل سکتی تھی پھیلی۔ لیکن اسے سخت اور اونچے کناروں کے درمیان ایک تنگ وادی سے گزرنا تھا اس لئے اس کی وسعت بہت محدود ہو کر رہ گئی۔ سید احمد خاں نے مسلمانوں کی مذہبی اور تہذیبی زندگی کی تجدید کا جو ہمہ گیر نقشہ بنایا تھا اس میں سے وہ صرف مغربی تعلیم کی ایک درس گاہ قائم کر سکے، باقی سب تجویزوں کی اس قدر شدید مخالفت ہوئی کہ ان کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ اصلاح و تجدید کی یہ تجویزیں سید صاحب نے مجلہ "تہذیب الاخلاق" کے پہلے شمارہ میں پیش کی تھیں جو انھوں نے انگلستان کے سفر سے واپس آکر ۲۴ دسمبر ۱۸۷۰ء سے نکالنا شروع کیا تھا۔ یہ تجاویز علی گڑھ میگزین میں شائع کی گئی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد ہم یہ محسوس کرنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان و ہندوستان کے مسلمانوں کی بنیادی ذہنی اصلاح اور زندگی کے مختلف شعبوں کی ترقی کے لئے سید احمد خاں نے جو تجاویز مرتب کی تھیں انکی آج اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے جتنی کہ سید صاحب کے زمانہ میں تھی اور اگر ان تجاویز کو بروئے عمل لانے کی ایک ہمہ گیر تحریک شروع کی جائے تو اس کی کامیابی کے امکانات بہت قوی ہیں۔ کیونکہ آج اخلاقی، معاشرتی اور اقتصادی اصلاح اور مسلمانوں کے ذہن سے غیر اسلامی عقائد و اعمال اور مشرکانہ رسوم و توہمات کو نکال کر ان کو صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی ضرورت و اہمیت کو شدت سے محسوس کیا جاتا ہے اور احساس و شعور کی اس بیداری نے جمود و تنگ نظری کے مہلک اثرات بڑی حد تک زائل کر دیئے ہیں۔

سید احمد خاں نے اپنے تہذیبی مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس پرچے کے اجرا سے یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کامل درجے کی سویلیزیشن یعنی تہذیب اختیار کرنے پر راغب کیا جائے تاکہ جس حقارت سے سویلائزڈ یعنی مہذب قومیں ان کو دیکھتی ہیں وہ رفع ہو اور وہ بھی دنیا میں معزز و مہذب قوم کہلاویں۔"

"سویلیزیشن انگریزی لفظ ہے جس کا تہذیب ہم نے ترجمہ کیا ہے۔ مگر اس کے معنی نہایت وسیع ہیں۔ اس سے مراد ہے انسان کے تمام افعال ارادی اور اخلاق اور معاملات اور معاشرت، تمدن اور طریقہ تمدن اور صرف اوقات اور علوم اور ہر قسم کے فنون و ہنر کو اعلیٰ درجے کی عمدگی پر پہنچانا اور ان کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے برتنا جس سے اصلی خوشی اور جسمانی خوبی ہوتی ہے اور تمکین و وقار اور قدر و منزلت حاصل کی جاتی ہے اور وحشیانہ پن اور انسانیت میں تمیز نظر آتی ہے۔"

"جب ہم کسی قوم کو تہذیب کی طرف مائل کرتے ہیں تو ہم کو یہ ضرور ہے کہ ہم یہ بھی بتا دیں کہ اس قوم کو کن کن چیزوں میں تہذیب کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے جو حالات ہیں ان کے لحاظ سے ہمارے خیال میں آتا ہے کہ مفصلہ ذیل چیزیں ہیں جن کی تہذیب پر ان کو متوجہ ہونا چاہیئے۔"

آزادیٔ رائے: مسلمانوں کی رائے اور ان کے خیالات ہر ایک امر میں تقلید کرتے کرتے ایسے پست اور پامال ہو گئے ہیں جس کے سبب کسی قسم کی ترقی کی تحریک ان میں نہیں ہوتی۔ پس جب تک کہ رائے کی آزادی ان میں پیدا نہ ہوگی اس وقت تک ان میں تہذیب نہیں آسنے کی۔

درستی عقائد مذہبی:- ہندوستان کے مسلمانوں کے عقائد مذہبی جو ان کی کتابوں میں لکھے ہیں وہ اور ہیں اور جو ان کے دلوں میں ہیں اور جن کا یقین ان کو بیٹھا ہوا ہے وہ اور ہیں۔ ہزاروں عقائد شرکیہ انکے دلوں میں ہیں۔ پس انکی تہذیب کرنا اور اپنے عقائد کو ہیئت اسلام کے مطابق کرنا اور اس پر یقین رکھنا تہذیب و شائستگی حاصل کرنے کی اصل جڑ ہے۔

خیالات و افعال مذہبی: ہندوستان کے مسلمانوں میں صدہا خیال اور توہمات ایسے موجود ہیں جن کو وہ عمدہ افعال مذہبی سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو مذہب اسلام سے کچھ علاقہ نہیں ہے۔ یا تو وہ خود بدعت ہیں یا رسومات و خیالات کفر و شرک ہیں جو باعث ہمارے ناتہذیب ہونے کے ہیں۔ پس ہم کو تہذیب ہونے کے لئے انکی تہذیب درکار ہے۔

تدقیق بعض مسائل مذہبی:- ہمارے مذہب کے بعض صحیح اور اصلی مسائل ایسے ہیں جن کی پوری تحقیق و تدقیق اب تک نہیں ہوئی ہے اور اگرچہ وہ مسائل فی نفسہٖ صحیح اور درست ہیں الّا بیان واضح و تحقیق کامل نہ ہونے کے سبب علوم عقلیہ کے برخلاف اور تہذیب و شائستگی کے مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہم کو ان کی تشریح و تفسیر میں تہذیب کرنی چاہیئے۔

تصحیح بعض مسائل مذہبی:- ہم کچھ شک نہیں کرتے کہ بعض مسائل ایسے بھی ہیں یا یوں کہو کہ بعض ایسے مسائل کا ہونا ممکن ہے جن میں متقدمین نے غلطی کی ہو۔ پس ان کو بحث میں لانا اور ایک امر منقح ٹھہرانا ہمارے لئے ضروری ہے۔

تعلیم اطفال:- مذہب کے بعد جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ تعلیم ہے۔ ہم کو زمانہ گذشتہ و حال پر نظر کر کے ایک ایسا طریقہ تعلیم معیّن کرنا چاہیئے جس سے علوم دینی و دنیوی دونوں قسم کی تعلیم کا اعلیٰ درجے تک ہم کو قابو ملے۔

سامانِ تعلیم:- ہمارے لئے صرف طریقہ تعلیم کا معیّن کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ اُس کی مدد اور مجموعی اہمیت اور فیاضی سے اس کا سامان بھی مہیا کر دینا ضروری ہوگا۔

عورتوں کی تعلیم:- کچھ شبہ نہیں کہ قومی تہذیب و شائستگی کے لئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضرور ہے۔ پس ہم کو لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اور ان کو دستکاری سکھانے کے لئے کوئی عمدہ بندوبست کرنا چاہیئے۔

ہنر و فن و حرفہ:- اپنی قوم میں ہر قسم کے ہنر اور صنعت اور فن و حرفہ کو پھیلانا اور ترقی دینا قومی تہذیب کا ایک بہت بڑا جزو ہے۔"

اس کے بعد سید احمد خان نے اخلاقی، معاشرتی اور معاشی زندگی کی اصلاح کے لئے بیس اور شقوں کا ذکر کیا ہے جو تہذیبی ترقی کے اس پروگرام میں داخل ہیں طوالت کے خوف سے یہاں صرف ان کے عنوانات درج کئے جاتے ہیں:-

اخلاقی ترقی:- اس شق کے تحت سید صاحب نے اخلاقی زندگی کے جن پہلوؤں کی اصلاح پر زور دیا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) خود غرضی - (۲) عزت اور غیرت - (۳) ضبط اوقات - (۴) اخلاق - (۵) صدق مقال - (۶) دوستوں سے راہ ورسم - (۷) کلام - (۸) لہجہ -

معاشرتی اصلاح: مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے اور تہذیب کے تقاضوں کے مطابق ان کی اصلاح کرنے کے لئے سید صاحب نے جن امور پر توجہ کرنے کی اہمیت واضح کی وہ یہ ہیں:-

(۱) طریق زندگی - (۲) صفائی - (۳) طرز لباس - (۴) طریق اکل و شرب - (۵) تدبیر منزل - (۶) رفاہ عورتوں کی حالت میں - (۷) کثرت ازدواج - (۸) غلامی - (۹) رسومات شادی - (۱۰) رسومات غمی -

معاشی ترقی: سید احمد خان نے اقتصادی خوش حالی اور اس کی روز افزوں قوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاشی ترقی کو بھی اپنے پروگرام میں شامل کیا اور اس کے دو شعبوں (۱) ترقی زراعت اور (۲) تجارت کی اصلاح و ترقی کی ضرورت واضح کی۔

سر سید کی ان تجاویز میں تہذیبی زندگی کے ایک اہم شعبہ یعنی جمالیات کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ سید صاحب ذوقِ جمال سے یکسر محروم تھے۔ بلکہ اس زمانہ میں مسلمانوں کے نزدیک فنونِ لطیفہ محض تفریح یا مذہبی اصطلاح میں لہو لعب میں داخل تھے اس لئے سنجیدہ تہذیبی مشاغل میں ان کا شمار نہیں ہوتا تھا۔ پھر بھی شعر و ادب کا علاقہ جہاں آرٹ اور علم کی سرحدیں ملتی ہیں سید صاحب کی اصلاحی جدوجہد کے دائرے میں شامل تھا۔ تہذیبی ترقی کے اس مختصر خاکہ سے بخوبی یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اصلاح و تجدید کا جو تصور سید احمد خاں کے ذہن میں تھا وہ مسلمانوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے تقریباً تمام شعبوں کو محیط تھا۔ اور تقریباً ایک صدی کی مدت گزر جانے کے بعد بھی نہ صرف اس کی افادیت برقرار ہے بلکہ اس کی کامیابی کے امکانات بھی زیادہ روشن ہیں۔

"ثقافت" کی اجرائی کا مقصد دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق زندگی کی ایسی جدید تشکیل میں مدد دینا ہے جس کی بنیاد خالص اسلامی قدروں پر ہو لیکن اسلام کی عالمگیر صداقتوں اور بنیادی تعلیمات کو معاشرہ کی اساس بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ فکری جمود کا قلعہ منہدم کر کے حیاتِ جدیدہ کے مسائل کو دین کی حقیقی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے، اور اس عظیم مقصد کے لئے اسلاف کے علمی اور فکری سرمایہ سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ مسلمانوں کی زندگی کے مختلف شعبوں کی اصلاح اور ترقی کے لئے سید احمد خان کی تجاویز پر ہم نے اسی نقطۂ نظر سے غور کیا ہے۔ تاکہ ہم اپنے تہذیبی مقاصد کو متعین کرتے اور ان کو روبہ عمل لانے میں ان سے مناسب طور پر استفادہ کر سکیں۔